بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہو الناصر

روزنامہ

الفضل

یومیہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | جمادی الثانی ۱۳۶۶ ھ | ۱۷ مئی سنہ ۱۹۴۷ ء | نمبر ۱۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام صحت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ جمعہ کے بعد کسی قدر ضعف کی شکایت ہو گئی احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

کل طلبائے مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان تقریری مقابلہ زیر صدارت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے ہوا۔ جس میں جری اللہ جماعت نہم تعلیم الاسلام ہائی سکول اول محمد شفیع صاحب اشرف مدرسہ احمدیہ دوم اور عبدالشکور صاحب مدرسہ احمدیہ سوم رہے اور انعامات حاصل کئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت

آنحضرت سرور دو عالم جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی کا مطالعہ کیا جائے۔ اور ان مصائب پر نظر ڈالی جائے۔ جو ان کے اولین ایمان لانے والوں پر ٹوٹے اور اس استقامت اور قوت ایمان کو پیش نگاہ رکھا جائے۔ جس کا مظاہرہ ان اذیت رسیدگان نے کفار مکہ کی جفاکیشیوں اور ستم آرائیوں کے مقابلہ میں کیا۔ اور پھر ان عظیم الشان اور معجزانہ قربانیوں کا جائزہ لیا جائے جو اولین کلمہ گویوں نے کیں تو کون ہے جو نہ پکار اٹھے۔ کہ حقیقی اسلام کی بنیاد یہیں پڑی ہے۔ یہ شرف صرف مکہ معظمہ ہی کی سرزمین کو حاصل ہے۔ اور اسی کی تپتی ہوئی ریت پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ننگے بدن لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھے جاتے تھے۔ کہ ہلنے بھی نہ پائیں۔ یہیں ان کے گلوئے پاک میں رسی باندھ کر لونڈوں کے حوالے کیا جاتا تھا۔ کہ گلیوں اور بازاروں میں انہیں گھسیٹتے پھریں۔ یہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسی سے باندھ کر خود آپ ہی کے چچا نے خوب پیٹا۔ حضرت ابوذرؓ کو یہیں مار مار کر ادھ موا کر کے ڈال دیا جاتا تھا اور یہیں حضرت زبیر کو پٹائیوں میں کس کر ان کی ناک میں دھواں دیا گیا۔ حضرت خباب۔ عمار۔ سمیہ۔ یاسر صہیب ابوفکیہہ۔ لبینہ۔ زنیرہ۔ نہدیہ اور ام عبیس رضی اللہ عنہم یہ تمام ستارے اسی آسمان پر طلوع ہوئے۔ اور آج تک ان کی چمک نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہے یہ تھیں وہ اینٹیں جو قصر احمدیت کی بنیاد میں لگائی گئیں۔ اسی فضا میں خود آنحضرت کی راہ میں کانٹے بچھائے جاتے تھے یہیں سجدے کی حالت میں آپ کی پیٹھ پر اونٹ کا معدہ معہ غلاظت ڈالا گیا۔ اس سرزمین کے چپہ چپہ پر آپ کی مخالفت کی گئی۔ اور (عیاذاً باللہ) آپ کو گالیاں دی گئیں۔ اور آپ کی ہر طرح سے توہین کی گئی۔ اسی خطے کے ایک حصہ شعب ابی طالب میں متواتر تین سال تک آپ کو آپ کے خاندان اور آپ کے نام لیواؤں کو نظر بند رکھا گیا۔ الغرض یہی وہ دشت غیر ذی زرع ہے۔ جس کی خشک چٹانوں کی ایک غار سے آفتاب رسالت طلوع ہوا دنیا کا کوئی مقام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو قربانیاں یہاں دی گئیں۔ ان کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ جہاد فی سبیل اللہ کا اس سے بہتر نمونہ کہیں نظر نہیں آیا۔ کیونکہ اس جہاد کرنے والے کے لئے ہر لحہ اذیت ایک راحت اور ہر لمحہ درد ایک بہشت ہے۔ بس یہی وہ پہلا مقام ہے۔ جہاں نبی کریم احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے پونے چودہ سو سال ہوئے احمدیت کا سنگ بنیاد رکھا۔ جو ہجرت میں چمکی۔ مدینہ میں پہنچ کر جلالی رنگ میں ظاہر ہوئی بدر و احد ہی تھی۔ جس نے بدر و حنین میں اپنے کرشمے دکھائے۔ اور فتح مکہ کے وقت لا تثریب علیکم الیوم کی بے نظیر مثال دنیا کی تاریخ میں قائم کر دی۔

احمدیت ہی خلافت راشدہ کی پشت و پناہ تھی۔ صدیق اکبرؓ کا قیام دین۔ فاروق اعظمؓ کی سیاست۔ عثمان غنی کی دوراندیشی حیدر کرارؓ کی شجاعت سلمانؓ۔ ابوذرؓ کا فقر۔ خالدؓ و طلحہؓ کی شمشیروں پر بھی رنگ چڑھا ہوا تھا۔ حضرت حسن رضؓ نے زہر اور حضرت حسینؓ نے تیر و خنجر کھا کر اس رنگ کو اور بھی تیز کر دیا۔ حضرت معاویہؓ نے اسی چشمہ رحمت سے بادشاہت کی نہر نکالی جو بڑھتے بڑھتے ایک ذوالقرنین کی صورت اختیار کر گئی۔ اگرچہ رفتہ رفتہ یہ چشمہ آب حیات حکومت فرماں روائی کے بجائے ملوکیت میں چھپ گیا۔ مگر ہر وقت احمدیت کے خضر پیدا ہوتے رہے۔ جنہوں نے دولت کے سکندروں کی راہ نمائی بھی کی۔ اور مجددی کے وقت ان کا مقابلہ بھی کیا حضرت عمر بن عبدالعزیز۔ امام ابوحنیفہ۔ امام احمد بن حنبل امام شافعی۔ امام مالک۔ امام غزالی۔ امام ابن تیمیہ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی۔ مولانا روم ابن عربی رحمہم اللہ تعالیٰ لاکھوں چاند مطلع اسلام پر چڑھے اور اپنی اپنی چاندنی پھیلا گئے۔ زہر پیئے۔ قیدیں بھگتیں کافر کہلائے۔ سنگسار کئے گئے مگر حقیقی اسلام کو جس کا آغاز رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھوں سے ہوا تھا۔ سلطنتوں کے استبداد، ظلم و تعدی فسق و فجور۔ تعیش وغیرہ امراض تباہ نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ جب تاتاریوں نے اسلامی سلطنت کی بیخ و بن اکھاڑ دی۔ تو علمائے وقت نے احمدیت ہی سے فاتح کو مفتوح کیا۔ اس طوفان کی وجہ سے ہزاروں ہندو شرق و مغرب میں بکھر گئے۔ خود ہندوستان میں ملک صفت نفوس پیدا ہوئے۔ خواجہ اجمیری۔ علی ہجویری۔ میاں میر وغیرہم نے احمدیت کے نور سے اس ظلمت کدے کو منور کر دیا۔ بڑے بڑے جبار بادشاہوں نے ان کے در کی جبہ سائی کی۔ مگر افسوس صد افسوس اس کے باوجود جاہلیت نے خود علماء و شیوخ کو بھی اپنے حلقہ آغوش میں لے لیا۔ اور آسمانی پانی فضا کے چشموں سے خشک

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگیا۔ حکومت کے قصر ہائے فلک بوس جن کے سائے شش جہات میں پھیلے ہوئے تھے۔ منہ زلزل ہوگئے۔ دلوں پر مایوسیاں چھا گئیں۔ اور منحوسیوں نے اپنا ڈیرہ ڈال دیا۔ کیونکہ سلطنت کی بنیاد احمدیت کی چٹان سے سرک کر دنیا پرستی اور زرطلبی کے ریتے پر جا پڑی۔ زمین و آسمان سے آوازیں آنے لگیں۔ کہ "حکومت کی جو تلوار لا اکراہ فی الدین کا اصول دنیا میں قائم کرنے کے لئے مسلمان کے ہاتھ میں دی گئی تھی۔ اس نے اپنا حقیقی کام چھوڑ دیا ہے اس لئے اب یہ تلوار اس کے ہاتھ سے چھین لی جائے۔" اس پر دشمنوں نے جو پہلے ہی اس تاک میں بیٹھے ہوئے تھے موقع پاتے ہی۔ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ "اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔" زیادہ افسوس تو یہ ہے۔ کہ یہ تاریکی خود مسلمانوں ہی نے اپنے اعمال سے پھیلائی۔ جاہل علماء نے ان کی تائید قرآن کریم کی آیات اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی۔ دشمنوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر اور بھی خورشید اسلام کے چہرے پر باطل کی گھٹائیں چڑھا دیں۔ مطلع عالم پر کامل تاریکی چھا گئی۔ ایسا ہونا ضروری تھا اگر ایسی گھپ اندھیری رات نہ چھاتی۔ تو خورشید اپنی شعاعوں کے تیز تاریکی کے سینے میں پورے زور سے نہ مارتا۔ زیادہ جس زیادہ باران رحمت کی خوشخبری دیتا ہے۔ سعید روحیں تلملا اٹھیں ان میں ایک ہیجان پیدا ہوا۔ آخر سرہند کی مقدس زمین سے ایک بجلی چمکی۔ جس کی روشنی تاریکی کو پھاڑتی ہوئی چار سو پھیل گئی۔ یہ آواز تھی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی۔ جس نے یہ جانفزا مژدہ سنایا

"این زماں حقیقت محمدی حقیقت احمدی نام یابد و مظہر ذات احمد جلی گردد"
(رسالہ سبیل المعاد)

آپ کے بعد اس آواز کو بلند سے بلند تر کرنے والی ہستیاں پیدا ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے صاف اشاروں کے بعد سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے تو احمدیت کے دوبارہ ظہور کے قرب کی نشاندہی اپنی جان دے کر کر دی۔

آخر وہ آفتاب احمدیت جس کی آمد کے لئے قومیں چشم براہ تھیں۔ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قریہ قادیان سے جری اللہ فی حلل الانبیاء مہدی معہود و مسیح موعود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات کی صورت میں طلوع ہوا۔ اور خود آپ نے اور آپ کے جاں نثاروں نے از سر نو لوائے احمدیت فضائے آسمانی میں لہرایا۔

دنیا نے پھر احمدیت کی وہی شان اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ جو آغاز میں سرزمین مکہ نے دیکھی تھی۔ کفر کے فتوے لگے مغلظات سنے گئے۔ بائیکاٹ ہوئے۔ قتل کے حملے۔ مقدموں کے جال۔ جلاوطنیاں۔ غرض کونسا ظلم۔ کونسی سفاکی ہے۔ جو حضرت احمد علیہ السلام اور ان کی کمزور و ناتوان جماعت پر روا نہ رکھی گئی۔ لیکن جو فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے۔ تمام دنیا کی طاقتیں متحد و متفق ہو کر بھی اس کو نہیں ٹال سکتیں۔ مخالف طوفانوں کو چیرتے ہوئے اپنے اولوالعزم امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں احمدیت کے مجاہد دنیا کے کناروں تک پہنچ گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ پہنچتے رہیں گے۔ تا آنکہ تاریکی سے تاریک کونے بھی اسلام کے نور سے منور نہ ہو جائیں۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

آپ کی جماعت کی طرف سے وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دن گذر رہے ہیں۔ وقت گذر رہا ہے۔ لیکن وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔

وہ قربانی جو پہلے انبیاءؑ کی جماعتوں نے کی۔ اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ اس میں کمزوری دکھائیں گے؟

اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی۔ آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں۔ ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو۔ جو حصہ لینے والے ہوں۔ ان کے ناموں کے آگے لکھا ہو۔ کہ جائیداد یا آمد کا ۱/۱۰ یا ایک ماہ کی آمد ادا کریں گے یا ۱/۲۰ یا نصف ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ اور جو انکاری ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے۔

اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے۔ یا معذرت کرنی چاہیئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو۔ اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے۔ اور ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ والسلام خاکسار:- مرزا محمود احمد

غیر منتخب واقفین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جن واقفین زندگی کو ابھی تک منتخب نہیں کیا گیا۔ وہ اپنے تازہ پتہ کے متعلق ہر تین مہینہ میں ایک مرتبہ وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان کو اطلاع دیا کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ دراز سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔

(۲) شیخ احمد اللہ صاحب قریشی منزل دارالعلوم عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔

(۳) شیخ خوشی محمد صاحب لنگے ضلع گجرات مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور میاں رحمت علی صاحب دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب کے لئے

ساعت وصل چوں شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ صاحبان غور فرمائیں

از مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے بی ٹی قادیان

کچھ عرصے سے پنجاب میں فسادات کی وجہ سے سیاسی فضا اس قدر مکدر ہوگئی ہے۔ کہ درست ہونے میں نہیں آتی۔ سر خضر حیات کا وزارت سے مستعفی ہونا تھا۔ کہ بعض سکھ اور ہندو لیڈروں نے جوشیلی تقریریں کر کر کے ہونے والے فسادات کے لئے پورا پورا سامان مہیا کر دیا۔ یہ آگ لاہور سے بھڑکی۔ اور دائیں بائیں پھیلتی ہوئی گوجرانوالہ اور ڈیرہ اسمٰعیل خان تک جا پہنچی۔ اور سارے پنجاب کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اب صوبے کا امن برباد ہو چکا ہے۔ زندگی غیر یقینی ہوگئی ہے۔ جان و مال کی حفاظت موہوم سی نظر آتی ہے۔ اگر اس آگ کو پھیلنے سے اس وقت روک دیا جاتا۔ تو بہت سا نقصان جان و مال کا جو اب ہوا ہے وہ نہ ہوتا۔ اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہندو مسلمان اور سکھ لیڈر آپس میں سر جوڑ کر بیٹھیں۔ اور اپنے صوبے کی بہتری کی تجاویز پر غور کریں۔

بعض اصحاب نے اپنے مخصوص مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز کی ہے۔ لیکن جہاں یہ تجویز شر انگیز ہے۔ وہاں غیر مفید اور نقصان دہ بھی ہے۔ اس وقت ہمارا روئے سخن سکھوں کی طرف ہے۔ ان کے بعض دانا دوں نے یہ تو سوچ لیا۔ کہ پنجاب کی تقسیم کر کے مشرقی پنجاب میں سکھوں کی ایک خود مختار ریاست بنائی جا سکتی ہے۔ لیکن انہوں نے یہ نہ سوچا کہ سکھ قوم کو دو حصوں میں تقسیم کر کے وہ اس کو مضبوط کس طرح بنا سکتے ہیں۔ سکھوں کی وہ بستیاں جو پاکستان میں ہونگی۔ ان کی حفاظت کا کیا انتظام ہو گا۔ اور پھر وہ غیور مسلمان جو سکھ ریاست میں ہونگے سکھوں کے کس طرح وفادار بن سکتے ہیں۔ جبکہ ان کی مرضی کے خلاف ان کو سکھ ریاست میں رہنے پر مجبور کر دیا جائے گا۔ آبادیوں کا تبادلہ تمام حالات میں ممکن نہیں ہوتا۔ پھر سکھوں اور مسلمانوں کو دو دو حصوں میں تقسیم کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ ضلع لدھیانہ میں سکھوں کی آبادی تمام اضلاع کے مقابلہ میں زیادہ ہے لیکن اسی ضلع لدھیانہ میں مسلمانوں میں راجپوت جاٹ اور گوجر اور الراعی قوم کے لوگ بھی کثرت سے آباد ہیں۔ راجپوت صاحب ریاست رہے ہیں۔ اور اب بھی وہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں زیادہ صاحب حیثیت اور بارعب قوم ہیں۔ وہ اس امر کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ کہ ان کو ان کی مرضی کے خلاف سکھوں کی غلامی میں دے دیا جائے۔ صرف اس لئے کہ سکھوں کی ایک خود مختار ریاست بن سکے۔ لدھیانہ کے ساتھ ہوشیارپور اور جالندھر کے اضلاع ملتے ہیں۔ جن میں راجپوت برادری مسلسل پائی جاتی ہے۔ اور الراعی قوم کے لوگوں کی بھی کمی نہیں۔ جو جالندھر۔ لدھیانہ اور ہوشیارپور میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی ہیں۔ جو اپنی تعلیمی اور اقتصادی حیثیت سے دوسری مسلمان اقوام سے کسی طرح کم نہیں۔ ایسے حالات میں ان تمام مسلمانوں کو ان کی مرضی کے خلاف سکھوں کے قبضے میں دے دینا ان کو غلام بنانے کے مترادف ہے۔ اور یہ حالت زندہ قومیں کبھی برداشت نہیں کر سکتیں۔

سب سے ضروری بات جس کی طرف میں سکھ صاحبان کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں صرف پنجاب ہی ایک ایسا صوبہ ہے۔ جس کو سکھ اپنا کہہ سکتے ہیں۔ ان کے مقدس مقامات پنجاب کے مختلف اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ لدھیانہ جالندھر امرتسر لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ راولپنڈی ملتان۔ غرضیکہ کوئی بھی ضلع ایسا نہیں جہاں ان کے کسی مذہبی بزرگ کی یادگار میں کوئی گوردوارہ بنا ہوا ہو اس لئے سکھوں کو تمام اضلاع پنجاب سے ایک جیسا تعلق ہے۔ اور ہونا چاہئے تقسیم پنجاب خود سکھوں کے لئے بھی ایسی مضر ہے۔ جیسی مسلمانوں کے لئے ہاں اگر فائدہ ہے تو ہندو صاحبان کا کہ ایک سکھ ریاست کے بننے سے ان کے مفاد سکھ ریاست میں بھی نمایاں ہو جائینگے۔ اور وہ سکھوں کے ملک میں اپنا اقتصادی جال بچھا سکیں گے۔ تمدنی یا سماجی طور پر سکھ چونکہ ہندوؤں سے علیحدہ نہیں ہوئے۔ اس لئے ہندو صاحبان سکھوں کو اپنا ہی ایک جزو سمجھ کر اپنا الو سیدھا کرتے رہے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سکھوں اور مسلمانوں کا مذہبی رنگ میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مذہبی طور پر سکھ مسلمانوں سے نہ علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ اور نہ کبھی ہوئے ہیں۔ اگر وہ اپنی تاریخ پر غور فرمائیں۔ تو ان کو قدم قدم پر اپنا مذہب اسلام کے شیشے میں نظر آئے گا۔ تعلیم اور طریق عبادت وہی ہے۔ جو اسلام میں رائج ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کو دیسی یا پنجابی رنگ دے دیا گیا ہے۔ لیکن پنجاب میں ہندوؤں کی کوئی ایسی یادگار نہیں۔ جس کو تاریخی کہا جا سکے۔ یا مذہبی قرار دیا جا سکے۔ پس سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات ایسے ہیں۔ جن کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب مجاہد کی تشویشناک علالت

لنڈن ۵ مئی جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ

مکرم مولوی غلام رسول صاحب مولوی فاضل واقف زندگی کا بایاں پھیپھڑا مادۂ دق سے متاثر ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز میں بلند آواز سے دعائیں

سوال۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) امام اگر اپنی زبان میں مثلاً اردو میں باواز بلند دعا مانگتا جاوے۔ اور مقتدی امین کہتے جائیں۔ تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے۔ کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کیا کرو؟

جواب۔ دعا کو باآواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا ہے تضرعاً وخفیۃ اور دون الجھر من القول عرض کی قنوت تو پڑھ لیتے ہیں

فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن وحدیث میں آچکی ہیں وہ بے شک پڑھ لی جاویں۔ باقی دعائیں جو اپنے ذوق وحال کے مطابق ہیں۔ وہ دل میں ہی پڑھنی چاہئیں (البدر یکم اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲ کالم ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ "تنویر" لکھنؤ اور تبلیغ اسلام

(از برادر مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی)

لکھنؤ کے مشہور مسلم لیگی آرگن روزنامہ "تنویر" کے ۷ مئی کے پرچہ میں مدیر محترم نے "تبلیغ سے غفلت" کے موضوع پر لیڈر لکھا ہے۔ جسے پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ الحمد للہ مسلمانوں کو بھی اپنے مرض کا احساس ہونے لگا ہے۔ بیشک اس مرض کے اصل علاج سے وہ تا حال محروم ہیں۔ اور اس مصیبت کا صحیح حل وہ تلاش نہیں کر سکے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ صحیح حل اور اصل علاج آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ لیکن فی الحال یہ احساس بھی غنیمت ہے۔ کیونکہ اگر یہ قائم رہا۔ تو ان شاء اللہ وہ دن بھی دور نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اصحیح علاج کو قبول کرنے کی طرف ان کی راہنمائی فرمائے۔ اور اندھیرے سے نکل کر انہیں نور میں لا کھڑا کرے۔

"تنویر" اخبار کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

تبلیغ اسلام ہر مسلمان مرد و عورت پر حسب استطاعت و استعداد لازم ہے افسوس ہے۔ کہ سب سے زیادہ غفلت اس باب میں ہندوستان آکر مسلمانوں نے برتی..... سب سے بڑی چیز جس نے اسلام کو مفتوح اقوام اور مغلوب ممالک میں مقبول و دلعزیز بنایا۔ وہ خود ان مبلغوں کی صحیح اسلامی زندگی تھی۔ ان کی گفتار اور کردار۔ عبادات اور معاملات۔ ہر چیز اسلام کے اعلیٰ معیار کے مطابق ہونے کے باعث ساری دنیا کے لئے جو طرح طرح کی بداعمالیوں اور بدعقیدگیوں میں گرفتار اور اخلاق حسنہ سے معرّی تھی۔ باعث کشش تھی۔ ..... افسوس ہے۔ ہندوستان کے مسلم بادشاہوں نے ..... تبلیغ اسلام پر ادنیٰ سی توجہ نہیں کی۔ اور بادشاہوں سے بھی بڑھ کر ان علماء اور مشائخ کا طرز عمل دنیا میں قابل افسوس اور آخرت میں قابل مواخذہ رہا۔ جنہوں نے اس فریضہ سے غفلت برت کر ہندوستان میں مسلم قوم کی آج یہ حالت کر دی.....

تبلیغ اسلام میں سب سے بڑی رکاوٹ خود مسلمانوں کی غیر اسلامی زندگی ہے۔ اگر آج مسلمان زندگی کے ہر شعبہ میں سچا مسلمان بن جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کا اثر اس کے ہمسایوں پر نہ پڑے۔ اس کی زندگی روزمرہ کی زندگی ہی ایک مستقل تبلیغ ہوگی۔ پتھروں کو گداز کرنے والی۔ سنگ دلوں کو نرم بنانے والی۔ اور شدید سے شدید گمراہوں کو بھی راہ راست پر لانے والی"

ایڈیٹر صاحب "تنویر" نے بالکل درست فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی تباہ حالی اور بربادی کا اصل سبب دین سے دوری اور تبلیغ اسلام سے غفلت اور لاپرواہی ہے۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے مسلمانوں کو ان کی اس غفلت کی طرف توجہ دلاتی رہی ہے۔ آج سے بہت دن پیشتر بہار کے فسادات کے پہلے اور بعد بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس چیز کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ اگر مسلمان فریضہ تبلیغ پر عامل رہتے تو آج ان کو بیمار اور گروہ مکیشہ وغیرہ میں تباہی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

مدیر "تنویر" کا یہ ارشاد بھی بالکل بجا اور درست ہے۔ کہ مسلمانوں کی خستہ حالی کی تمام تر ذمہ واری ان کے علماء اور مشائخ کہلانے والوں پر ہے۔ علماء اور مشائخ کا طرز عمل دنیا میں قابل افسوس اور آخرت میں قابل مواخذہ رہا۔ جنہوں نے اس فریضہ سے غفلت برت کر ہندوستان میں مسلم قوم کی آج یہ حالت کر دی۔

اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ جو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں "علماء" کے اس گروہ کو پیش کر کے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں کسی مامور اور مصلح کی کیا ضرورت ہے؟ ہمارے "علماء اور مشائخ" جو موجود ہیں۔ وہ ہماری رہنمائی کے لئے کافی ہیں۔ پھر تو دو دیانہ خیالات" کی پیروی کرنے والوں کو بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں میں اب خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے اثر سے غلط جہاد کا خیال دور ہو کر اس کی جگہ صحیح جہاد اکبر کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ مسلمان اب اہم ترین چیز اور اصلی جہاد تبلیغ اسلام ہی کو سمجھ رہا ہے۔ اور ہنگامہ آرائی فسادات اور تخریبی نوعیت کی تحریکوں اور خیالات سے اپنے آپ کو بالا کر کے نیک نمونہ۔ بہترین عمل اور تبلیغ دین کے ذرائع کو اختیار کرنے میں ہی کامیابی سمجھتا ہے۔ اور جاننے لگا ہے۔ کہ تلوار سونت کر ہر مخالف پر پل پڑنے کا نام جہاد نہیں۔ یہ خیال اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ اصلی جہاد تبلیغ اسلام ہی ہے۔

بالآخر مدیر "تنویر" کی خدمت میں بھی ہم یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے اندر تبلیغ اسلام کا احساس پیدا ہونا بہت مبارک تحریک ہے۔ مگر جو طریق اپنے مضمون کے آخر میں انہوں نے بیان فرمایا ہے۔ کہ "نہ اس کے لئے انجمن سازی کی ضرورت ہے۔ نہ لمبے چوڑے چندے کی حاجت ہر مسلمان اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی اسلامی بنائے۔ تبلیغ خود بخود ہو جائے گی" اس خیال سے ہمیں اتفاق نہیں۔ اور نہ ہی یہ طریق قرآن مجید کا بیان فرمودہ ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ کہ جب تک ہر مسلمان اپنے آپ کو اسلام کا صحیح نمونہ نہیں بنائیگا۔ جب تک اس کے قول و فعل میں مطابقت نہیں ہوگی۔ جبتک وہ پہلے خود نیکی اور تقویٰ اپنے دل میں پیدا نہیں کریگا۔ اس وقت تک وہ کبھی اور کسی میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مگر ہر ایک مسلمان کا خالی اپنے آپ کو سچا مسلمان بنا کر اس خیال سے گھر میں بیٹھ جانا درست نہیں۔ کہ تبلیغ خود بخود ہوتی رہے گی" بلکہ اپنے اندر ایمان پیدا کرنے اور اپنے آپ کو اسلام کا بہترین نمونہ بنا لینے کے بعد اسے تبلیغ اسلام کے لئے میدان میں نکلنا ہوگا۔ اور ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ۔ اور بلّغ ما انزل الیک پر عمل کرتے ہوئے ہر خشکی و تری۔ ہر پستی و بلندی میں نہ صرف زبان حال سے بلکہ زبان قال سے خدا تعالےٰ کا حکم پہنچانا ہوگا۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔ کہ مسلمانوں میں ہر وقت اور ہر زمانہ میں مبلغین کی ایک باقاعدہ جماعت ہونی چاہیئے۔ جن کی تمام تر زندگی تبلیغ دین کے لئے وقف ہو۔ صرف یہی کافی نہیں کہ ہر شخص نیک بن جائے۔ اور محض اپنی نیکی کو ہی تبلیغ سمجھے۔ بلکہ ہر شخص وقت نکال کر اپنے گرد و پیش رہنے والوں اپنے شہر والوں۔ اپنے ملک میں بسنے والوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتا رہے۔ اور پھر اس پر بھی اکتفا نہ کی جائے۔ بلکہ مسلمانوں کی ایک باقاعدہ امتہ (یعنی ٹریننڈ فوج) ہر وقت اسی کام میں لگی رہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کام خود بخود نہیں ہو سکتے۔ جب تک ایک مکمل اور مضبوط نظام نہ ہو۔ اس کے لئے ایک واجب الاطاعت امام کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ آیت استخلاف میں خدا تعالےٰ نے وعدہ بھی فرمایا ہے۔ کہ میں مسلمانوں کی تنظیم کو مضبوط رکھنے اور ان کو ایک لڑی میں پروئے رکھنے کے لئے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں خود آسمان سے اس کا انتظام کروں گا۔ اور پھر اس نظام کے ذریعہ مسلمانوں کے خوف و ہراس کو امن سے بدل دونگا۔ پھر اس کام کو چلانے کے لئے ایک متحدہ مرکز کی ضرورت ہے۔ جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے مبلغین کی جماعت کا مرجع ہو۔ اور ان پر کنٹرول رکھے۔ اور افراد بھی اسی مرکز کے ماتحت متحد ہوں۔ پھر لازماً ان تمام امور کو چلانے کے لئے مرکزی بیت المال کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ مالی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام ہو سکے۔ اس کے بغیر یہ خیال محض خیال ہی ہے جو عملی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ اس وقت دنیا کے طبقہ پر خدا تعالےٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کا ہر چھوٹا بڑا۔ مرد اور عورت تبلیغ اسلام کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور اس جماعت کے سینکڑوں مبلغ بیرونی ممالک یورپ۔ افریقہ امریکہ اور جزائر میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں اور درجنوں ہندوستان میں۔ جماعت کا اپنا بیت المال موجود ہے۔ اور اس طرح تبلیغ کا کام خدا کے فضل سے ٹھوس رنگ میں ہو رہا ہے۔ کاش دین کا درد اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے مسلمان وقت کی نزاکت اور تبلیغ کی اہمیت

یہ مضمون خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلامی فوج میں شامل ہونے والے ان نوجوانوں کی مخالفت کا جواب ہے جو دنیا کے کونوں سے اسلام کی خدمت کے لئے قادیان میں جمع ہو رہے ہیں۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے ارض و سماء

لائیڈن یونیورسٹی کے دو مستشرقین سے ملاقات

(از نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب مجاہد احمدیہ)

چند دن ہوئے خاکسار کو عبدالعزیز صاحب جو یہاں ایک مخلص تاجر احمدی ہیں۔ ہالینڈ میں ایک صنعتی نمائش دیکھنے کے لئے گئے اپنے اس سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم ہالینڈ کی مشہور یونیورسٹی کا صدر مقام لائیڈن Leyden بھی دیکھنے کے لئے گئے اور اپنے ہمراہ ہالینڈ کے احمدی نوجوان مسٹر ظفر احمد کاخ کو بھی لے گئے۔ اور وہاں دو مشہور مستشرقین کو ملے۔ احمدی احباب کی دلچسپی کے لئے اس گفتگو کا ملخص تحریر کرتا ہوں۔

دو نو مستشرقین میں سے ایک کا نام کریمر Cramer اور دوسرے کا نام کرامر ہے۔ ثانی الذکر ہندوستان بلکہ قادیان بھی ہو آیا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ سے بھی مل چکا ہے پہلے روز ڈاکٹر کریمر کو ملے۔ اور اس کے لئے دو کتب اسلامی اصول کی فلاسفی اور احمدیت یا حقیقی اسلام تحفہ لے گئے۔ دونو کتب اس نے بہت خوشی سے قبول کیں اول الذکر کتاب۔ اس کے پاس پہلے بھی موجود تھی۔ ڈاکٹر موصوف کو اس بات سے بہت دلچسپی تھی۔ کہ احمدیہ جماعت کے دو فریق کس طرح ہو گئے۔ علیحدگی کے موجبات کیا تھے چنانچہ تفصیل کے ساتھ انہیں بتایا گیا نیز اس ترقی کے بارہ میں۔ تفصیل کے ساتھ بتایا گیا۔ جو مبائع جماعت نے لاہوری جماعت کی نسبت کی ہے۔ نیز جنگ کے بعد جو ہماری تبلیغی مساعی اور خاصی جہاد و جہاد شروع ہوئی اس کے متعلق بھی بتایا گیا۔ وقف زندگی اور وقف جائیداد کے مطالبات سے بھی آگاہ کیا گیا۔ ڈاکٹر موصوف سے ہماری قریباً ایک گھنٹہ سے زائد ملاقات جاری رہی اور ہمارے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آئے ہماری گفتگو میں ان کی بیوی بھی بہت دلچسپی لیتی رہیں۔ ان کی بیوی OXFORD GROUP کے ہم خیالوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور الہام کی قائل ہیں۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ ہر بات جو دماغ میں آئے۔ وہ الہام نہیں ہو سکتی۔ بلکہ الہام کے جاننے کا بھی ایک معیار ہے۔ جس کو حضرت مسیح نے اور کتب سابقہ نے بھی بیان کیا ہے مسیح کی تعلیم کے متعلق ان کا خیال تھا۔ کہ ضروری تعلیم اس میں آگئی ہے۔ اسباعہ میں بھی انہیں بتایا گیا۔ کہ مسیحی تعلیم ناقص ہے۔ اور اسلام کی تعلیم مکمل ہے

ڈاکٹر کریمر عربی اور فارسی اچھی طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ ان گفتگو میں نماز کے فلسفہ کے متعلق بات چھڑ پڑی۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ لفظ صلوٰۃ ہی نماز کے فلسفہ کو بیان کرتا ہے صلی انار کے معنی ہیں۔ آگ جلانا۔ اور صلوٰۃ کا مقصد بھی چونکہ خدا تعالیٰ کے عشق کی تپش پیدا کرنا ہے۔ اس لئے اس کا نام صلوٰۃ رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ احمدیت نے اسلام کو عمدہ رنگ میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ان کے ایک دوست جنہوں نے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ ان سے کہا کرتے ہیں مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کے خلاف ان کو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس کی بنا پر وہ اسلام پر کلہ چینی کر سکیں۔ سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے۔ کہ اسلام توحید میں بہت مبالغہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس کا انہیں جواب دیا گیا۔ کہ مبالغہ کرنے کے تو عیسائی ملزم ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے نام Review of Religions جاری کروایا جائے

دوسرے روز ہم ڈاکٹر کرامر کے ملے۔ یہ صاحب بھی مستشرقین میں اور ہالینڈ کے عیسائی مبلغوں کو تبلیغ کے لئے تیار کرتے ہیں۔ ان سے گفتگو زیادہ تر سیاسی ہوتی رہی۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ احمدیوں کا موجودہ سیاسیات ہندوستان میں کیا رویہ ہے۔ باہم بے اعتمادی جو ہندو مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو دور کرنے کا حضرت خلیفۃ المسیح نے کیا حل پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس حل کی مدلل کو تسلیم کیا ہے۔

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

بر تسلسل اعلان مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۲۲۔ اپریل ۱۹۴۷ء جن مزید جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کے جدید انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچے ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کی منظوری دی جاتی ہے۔ یہ تقرریاں یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۸ء تک صرف تین سال کیلئے ہیں۔ اس عرصہ میں کسی عہدہ دار کی تبدیلی اور علیحدگی وغیرہ کی وجہ سے ضمنی انتخاب کیا جانا ضروری ہو گا سادر یہ بھی ضروری ہو گا۔ کہ نئے منتخب شدہ عہدہ دار کی اطلاع فوراً نظارت علیا میں کی جائے۔

جماعتوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ نظارت علیا صرف مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری دیتی ہے۔

امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری تاریخ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ سیکرٹری ضیافت۔ سیکرٹری جائداد۔ آڈیٹر۔ آڈیٹر۔ ان جماعتوں کے (۱۲) امراء اور نائبین کی منظوریوں کا اعلان علیحدہ ہوا کرے گا۔ (۳) مندرجہ بالا سیکرٹریوں کے نائب جہاں کہیں ہیں۔ وہ مقامی عہدہ دار ہیں نظارت علیا سے ان کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں (۴) مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری دفاتر متعلقہ میں لکھ کر حاصل کی جائے نظارت علیا کی طرف سے ان عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان نہیں ہو گا۔

(۱) قاضی — نظارت قضا سے
(ب) محصل — بیت المال سے
(۲) (الف) سیکرٹری تحریک جدید — وکیل المال تحریک جدید سے
(ب) سیکرٹری مال تحریک جدید — وکیل المال تحریک جدید سے
(۳) (الف) تقویم کی فروخت — نظارت امور عامہ سے
(ب) امام الصلوٰۃ و خطیب — تعلیم و تربیت سے

چک ۹ عبدالستار والا

پریذیڈنٹ — مسٹر غلام نبی صاحب

کنویاں (کشمیر)

پریذیڈنٹ — منشی علی بہادر خان صاحب
وائس پریذیڈنٹ — کالا خان صاحب
سیکرٹری — محمد حسین صاحب

منگناٹر (پونچھ)

پریذیڈنٹ — فضل حسین صاحب
سیکرٹری — زوار خان صاحب

ڈیرہ اسمٰعیل خان

سیکرٹری امور عامہ و قائمقام صاحب — حاجی غلام حسین صاحب
مال — صاحبداد علوی صاحب پنشنر
تعلیم و تربیت — بابو محمد حسین صاحب پنشنر
تبلیغ — "

اوڈھنل جالندھر

پریذیڈنٹ — حکیم شیر محمد صاحب
سیکرٹری مال و محاسب — حکیم عبداللطیف شفا تاجر
تبلیغ — رحمت علی صاحب
تعلیم و تربیت — عبدالمجید صاحب

قسیم آباد

پریذیڈنٹ — مرزا اکمل بیگ صاحب
سیکرٹری تبلیغ — چوہدری فضل احمد صاحب
تعلیم و تربیت — رحمان بیگ صاحب

یاڑی ڈیرہ — کشمیر

امیر و پریذیڈنٹ — راجہ غلام محمد خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ — میر غلام محمد صاحب
" مال — راجہ عطاء اللہ خانصاحب
" تعلیم و تربیت — غلام محمد خان صاحب
" امور عامہ — غلام محمد خان صاحب

طائفین

۲۔ پریذیڈنٹ — میاں گامان صاحب
سیکرٹری مال — جمال الدین صاحب
" تبلیغ — میاں عبدالرحمن صاحب

شہدرہ و پٹھانہ بیر

۲۔ پریذیڈنٹ — دوست محمد خانصاحب
سیکرٹری تبلیغ — اکرم دین صاحب
" مال — عبدالستار صاحب

بیلا کوہ — بنگال

پریذیڈنٹ — مسٹر شمس الدین
۳۔ امین — " دھان صاحب
سیکرٹری مال — شہید الاسلام
محاسب — " پردھان صاحب
سیکرٹری تبلیغ — شہید الحق صاحب
" تعلیم — پنڈت سید علی صاحب
" امور عامہ — احمد علی پردھان صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شام شیراز

اے خوش آں روز کہ آئی و بصد ناز آئی
بے حجابانہ سوئے محفل ما باز آئی

ایک عرصہ تک ناپید رہنے کے بعد اب پھر "شام شیراز" وہ دلعزیز عطر جس کے متعلق نفی میں جواب دیتے دیتے ہمیں خود شرم محسوس ہونے لگی تھی۔ اب پھر اس بزم کو رونق دے گا جو کہ دیر سے اپنی مشتاق نظروں سے ٹکٹکی لگائے اس کے لئے دست بدعا تھی۔

وی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

"صندلین کمی خون اور اصلاح جگر میں سو فیصد مفید پائی"

حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپور

تحریر فرماتے ہیں:۔ صندلین میں نے اپنے مریضوں پر استعمال کی ہے۔ صندلین کمی خون اور اصلاح جگر میں بیحد مفید بلکہ سو فی صدی مفید پائی ہے۔ ایک لڑکے کے چہرہ کا رنگ کئی سال سے سڑیوں میں سیاہ ہو جاتا تھا۔ دو ہفتہ میں اسکو فائدہ ہو گیا۔ اس مرکب کو میں نے ڈاکٹری یونانی کے فولاد کے تمام مرکبات سے زیادہ مفید پایا ہے۔ سر مبارک کمزوری نظر اور خارش میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ اکسیر معدہ، معدہ کے امراض بدہضمی وغیرہ میں مفید ہے۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ نورالدین
قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام چار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے قیمت بڑی شیشی ۳ عدد۔ درمیانی شیشی ۲ عدد۔ چھوٹی شیشی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

(۱) احمدیت کا اقرار کرنا کیوں ضروری ہے (۲) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں (۳) قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور نیا فرقہ قائم کریں (۴) کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں (۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔ جواب:۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ عدد محصول ڈاک عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قومی خوشحالی و صنعت لازم ملزوم ہیں

اسی لئے

ہم نے ملک کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے زراعتی آلات و دیگر مشینری مشین تمبر۔ سیویاں۔ آئس کریم آلات بجلی۔ سائیکل کے پرزوں و کامل مارکہ نٹ بولٹ کی ساخت و سپلائی کا نئے پیمانہ پر انتظام کیا ہے۔

آپ بھی ہماری مصنوعات خرید کر قومی صنعت کو فروغ۔ اور ہماری کاری گری کی داد دیں۔ واجبی دام اور تسلی بخش مال کی گارنٹی کی جاتی ہے۔ بالقصد یہ فہرست مفت طلب کریں۔

اے۔ کے انجینئرز راوی روڈ لاہور سب آفس شملہ

سپاہی کی فتح یابی کا

انحصار اس کے عمدہ ہتھیاروں میں ہی پنہاں ہے چنانچہ کوئی سپاہی کتنا ہی بہادر و جاں نثار کیوں نہ ہو جب تک اس کے پاس عمدہ اسلحہ نہ ہو وہ اپنے دشمنوں کو ہرگز پچھاڑ نہیں سکتا۔

اسی طرح آپ کتنے ہی ماہر اور قابل معالج کیوں نہ ہوں۔ عمدہ اور مجرب ادویہ کے بغیر آپ کسی مرض کو بھی بیخ و بن سے ہرگز اکھاڑ نہیں سکتے۔ اس لئے

مجرب اور زود اثر ادویات حاصل کرنے کے لئے صرف

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان کی خدمات ہی حاصل کیا کریں۔ کیونکہ اس کی ادویات بیشمار معززین اور اطباء اور ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں واقعی نہایت زود اثر اور یقینی فائدہ مند ہیں!

دنیا مطمئن کی نہایت مجرب اور زود اثر ادویہ طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں! قیمت ایک ماہ کا کورس روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

وائسرائے ہند لنڈن جا رہے ہیں

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ دہلی اور لنڈن سے بہ یک وقت ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ وائسرائے نے ہندوستان کو اختیارات منتقل کرنے کے سلسلے میں جو تجاویز بھیجی تھیں۔ ان پر گذشتہ دس دن تک برطانوی گورنمنٹ نے پوری طرح غور کیا ہے۔ گورنمنٹ عام طور پر ان تجاویز کے حق میں ہے۔ لیکن چونکہ ان تجاویز کا ہندوستان پر طانیہ بلکہ دنیا بھر پر گہرا اثر پڑنے والا ہے اس لئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ آخری بار غور کرنے کے لئے وائسرائے ہند تھوڑے دنوں کے لئے لنڈن آئیں۔ امید ہے کہ وائسرائے ہند ایک آدھ دن تک ہی لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔ اور ۲ جون سے قبل واپس دہلی پہنچ جائیں گے۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ پانچ ماہ کے بعد پارلیمنٹ کا جو سیشن ہوگا اس میں انتقال اقتدار کے سلسلے میں آخری فیصلے کئے جائیں گے۔ حکومت کی کوشش یہ ہے کہ اس عرصہ میں تمام ابتدائی مراحل طے کر لئے جائیں۔ ۲ جون کو جن تجاویز کا اعلان ہوگا معلوم ہوا ہے کہ اس میں اس امر کا قطعی اور دو ٹوک فیصلہ کر دیا جائے گا۔ کہ ہندوستان متحد رہے یا تقسیم ہو جائے۔ وائسرائے کو لنڈن بلانے کا فیصلہ کل رات وزارت نے مسٹر اٹلی کی صدارت میں کیا۔

وائسرائے کی مسٹر جناح اور دیگر لیڈروں سے ملاقاتیں

نئی دہلی۔ ۱۶ مئی۔ آج شام کو ساڑھے پانچ بجے وائسرائے ہند نے مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی۔ اس سے پیشتر آپ نے مسٹر وصیاقت علی خاں۔ سردار پٹیل۔ مہاراجہ پٹیالہ اور مہاراجہ فرید کوٹ سے بھی ملاقات کی۔ رات کو پنڈت نہرو سے بھی آپ نے تبادلہ خیالات کیا۔

لاہور میں فساد

لاہور ۱۶ مئی۔ آج دن بھر شہر کے اندرونی حصہ میں جھگڑے جاری رہے۔ اکا دکا حملوں آتشزدگی اور بارودی بوتلیں پھینکنے کا سلسلہ جاری رہا۔ کل چھ بجے شب گھنٹہ کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا تھا۔ آج لچھ عرصہ کے لئے کرفیو کی پابندی ہٹانے کے بعد پھر بارہ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ رات کو نسبتاً امن رہا۔ آج صبح پولیس کی گشتی پارٹیوں نے شہر کے فسادزدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ مسلم لیگی زعماء نے بھی شہر میں پھر کر امن قائم کرنے کی کوشش کی۔ اب تک ۳۲ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

تنخواہ کمشن کی سفارشات اور حکومت ہند

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ حکومت ہند نے تنخواہ کمشن کی سفارشات کے بنیادی اصولوں کو منظور کر لیا ہے۔ البتہ چند ایک امور میں اختلاف کیا ہے۔ کمیشن نے سفارش کی تھی کہ ہزار روپیہ سے زیادہ تنخواہ لینے والے افسروں کو الاؤنس نہ دیا جائے۔ اور شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افسروں کے الاؤنسوں میں کوئی امتیاز نہ کیا جائے۔ حکومت نے یہ دونوں باتیں تسلیم نہیں کیں۔ ان سفارشات کے مطابق تنخواہوں اور الاؤنسوں کے نئے سکیلوں پر عمل کرنے سے حکومت ہند کو ہر سال تیس کروڑ روپیہ زائد خرچ کرنا پڑے گا۔ اس میں سے ۲۰ کروڑ روپیہ ریلوے اور ڈاک و تار کے محکموں کے ملازمین پر خرچ ہوگا۔

مسٹر جناح کا پیغام

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ مسٹر محمد علی جناح نے اتحاد المسلمین ریاست حیدرآباد کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ یہ وقت مسلمانان ہند کے لئے سخت نازک ہے ہمارے آج کے فیصلے صدیوں تک مسلمانوں پر اثر انداز رہیں گے۔ اس لئے ہمیں ہر قدم پورے غور و خوض اور احتیاط کے ساتھ اٹھانا چاہیئے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ دہلی کے موجودہ اہم آئینی مذاکرات کی وجہ سے میں دہلی چھوڑ کر اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتا۔

گورنمنٹ کی طرف سے امدادی رقوم دینے کا اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے پچیس ہزار روپے کی رقم الگ کر دی ہے جس سے مالی سال رواں کے دوران میں نوجوان تعلیم یافتہ پنجابیوں کو صنعتی ذرائع سے معاش پیدا کرنے میں مدد دینے کی غرض سے امدادی رقوم دی جائیں گی۔ یہ امدادی رقوم ان افراد کو جنہوں نے کسی خاص صنعت و حرفت میں ٹریننگ لی ہو۔ اس سے متعلقہ کاروبار صنعت یا حرفہ کے جاری کرنے کیلئے عطا کی جائیگی۔ جو لوگ پہلے ہی کسی کاروبار یا حرفہ میں مصروف ہیں۔ ان کو اپنی سرگرمیوں کی توسیع کیلئے بھی امدادی رقوم دی جا سکتی ہیں۔ چند افراد کے مجموعے یا کوآپریٹو اداروں کو ترجیح دی جائے گی۔

معمولاً کوئی امدادی رقم ڈیڑھ ہزار روپیہ سے تجاوز نہیں کرے گی۔ لیکن خاص حالتوں میں اس سے زیادہ رقم بھی دی جا سکتی ہے۔ یہ رقوم نہ تو واپس لی جائیں گی۔ اور نہ دوبارہ دی جائے گی۔ لیکن عام طور پر اس شرط کے تحت ہونگی کہ امداد پانے والا کم از کم اتنی ہی رقم اپنی جیب سے خرچ کرے۔ جتنی کہ گورنمنٹ نے دی ہے۔

اس سکیم کا مقصد صوبے میں بے روزگاری کو دور کرنا اور صنعت و حرفت کو ترقی دینا ہے۔ اس سکیم کے ماتحت امدادی رقوم بالخصوص ذیل کے کاموں کیلئے دی جائیں گی

ا۔ آلات۔ اوزاروں اور کلوں کی خرید معہ ان کے نصب کرنے کے اخراجات کے۔

ب۔ امداد پانے والے کو اس قابل بنانا کہ کسی صنعت کو تجارتی پیمانہ پر چلانے میں جو مشکلات ابتدا میں پیش آتی ہیں۔ وہ ان پر غالب آ جائے۔

ج۔ ابتداء میں پیداوار کے کم ہونے کی وجہ سے جو نقصان ہو اس کی تلافی کیلئے روپیہ دینا۔

د۔ خاص حالتوں میں کاروباری سرمایہ بہم پہنچانا۔ نیز دیگر ایسی اغراض کے لئے امداد دینا۔ جن کو گورنمنٹ منظور کرے۔

اس سکیم کے ماتحت امدادی رقوم کے حصول کے لئے درخواستیں درخواست دہندہ کے ضلع ڈپٹی کمشنر کے پاس ۱۵ جون ۱۹۴۷ء تک پہنچ جانی چاہیئے۔

مسٹر چنڈریگر کے اعزاز میں دعوتیں

لنڈن ۱۵ مئی۔ عبوری حکومت کے مسلم لیگی بلاک کے ممبر مسٹر محمد اسمٰعیل چنڈریگر کامرس ممبران دونوں لنڈن میں مقیم ہیں۔ کل ہاؤس آف کامنز کی طرف سے آپ کے اعزاز میں لنچ دیا گیا۔ جس میں لارڈ سٹول وزیر ہند اور نائب وزیر ہند بھی شامل ہوئے۔ انڈیا ہاؤس میں بھی آپ کو دعوت دی گئی۔ جسمیں دو سو سے زیادہ افراد مدعو تھے۔ پارلیمنٹ کے ممبروں اور برطانیہ کے کاروباری حلقہ کے سرکردہ اراکین کے علاوہ روس۔ چین نیپال۔ سیام اور مصر کے سفراء بھی موجود تھے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ۔ اور وزیر ہند لارڈ سٹول نے بھی اس میں شرکت کی مسٹر چنڈریگر نے برطانیہ کے بورژوا طبقہ کے نمائندوں سے دیرینہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان تجارتی تعلقات کے موضوع پر گفتگو کی۔

گاندھی جی کی کلکتہ سے روانگی

کلکتہ ۱۵ مئی۔ گاندھی جی چھ دن کلکتہ ٹھہرنے کے بعد عازم پٹنہ ہو گئے۔ آپ نے آج کلکتہ کے فسادزدہ علاقہ کا دو گھنٹہ تک دورہ کیا۔ آپ کے ہمراہ جگال گورنمنٹ کے وزیر مسٹر محمد علی بھی تھے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ فسادزدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ سال اگست کے فساد کی نسبت اس دفعہ بہت کم نقصان ہوا امید ہے کہ اب شہر میں امن رہے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ شہر میں ہندو اور مسلمان الگ آبادیوں میں اور دو مخالف کمیوں کی طرح تقسیم ہو گیا ہے۔ دوبارہ دونوں قوموں میں کس طرح اتحاد کی فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔ آپ نے کہا اس کا طریق یہی ہے کہ ایک فرقہ پہل کرے۔ اور عدم تشدد پر کاربند ہو کر دوسرے فرقہ کو اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش کرے۔ اس سلسلے میں میں چاہتا ہوں کہ مسلمان پہل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم کی پانچہزاری فوج

کئی دوست ہیں جو دریافت کرتے ہیں کہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شمولیت کی شرط کیا ہے۔ ہر احمدی خوشی سے تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہونے کی شرط یہ ہے کہ کم از کم اپنے ایک ماہ کی آمد کا نصف دے۔ اور انیس سال تک کچھ نہ کچھ رعایت سے بڑھاتا جائے۔ اگر کسی کی آمد کسی وجہ سے کم ہو جائے تو جو اس سال کی آمد ہوگی اس کے مطابق دینا ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کی آمد اس سال پانچ صد روپیہ ہے۔ اس کے حساب سے اس سال کا چندہ ادا کیا جائے۔ پھر آئندہ کسی سال میں پچاس ہو گئی تو اس سال پچاس روپیہ کے حساب سے ادا کرے گا۔ یاد رہے کہ دفتر دوم کے سال دوم کے وعدوں کی میعاد ۳۱ مئی ہے۔ ہر مخلص احمدی کو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونا چاہئے۔ تا وہ سید نا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء کی پیشگوئی کو جو پانچ ہزار سپاہی دے سکنے کی ہے پورا کرنے میں حصہ دار ہو۔

عبدالحمید صاحب سعید حیدرآبادی
فضل محمد سپرنٹنڈنٹ ۵/۳۰/-
محمد اشرف صاحب لودھرانہ تحریک جدید ۲۲/-
خلیل احمد صاحب " " ۵/۴
پیر داؤد الرشید صاحب " ۵/۸
استانی صادقہ اختر صاحبہ قادیان ۱۵/-
امۃ الہادی صاحبہ دارالرحمت ۶/-
مختار احمد صاحب " ۶/-
نعمت اللہ صاحب ۳۷/-
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب " ۵/۵
امۃ الحفیظ صاحبہ دارالرحمت ۵/۲
امۃ الحفیظ صاحبہ " ۶/-
امۃ الرفیق صاحبہ " ۶/-
مہر بی بی صاحبہ " ۵/-
والدہ مولوی عطاء اللہ صاحب
ملازم فوج دارالرحمت ۱۶/-
رشیدہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ
محمد صدیق صاحب دارالرحمت ۱۰/-
نور بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب " ۱۲/-
مسعودہ بنت محمودہ خاتون صاحبہ " ۱۵/-
حافظ نور محمد صاحب۔ دارالعلوم ۵/۱
اختر الاسلام صاحبہ بنت بابو
محمد ابراہیم صاحب دارالعلوم ۵/۸
خورشید جہاں بیگم صاحبہ " ۱۰/-
رحمن بی بی صاحبہ اہلیہ خوشی محمد
صاحب دارالفضل ۵/-
حمید اللہ صاحب پسر شیخ
محمد اکرام صاحب دارالفضل ۳۵/۴
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد اکرام
صاحب دارالفضل ۵/۱۲
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ
حمید اللہ صاحب دارالفضل ۵/۳

مہتاب بیگم صاحبہ اہلیہ حمید اللہ صاحب دارالفضل ۵/۱
محمد لطیف صاحب پسر محمد اسماعیل
صاحب مرحوم دارالفضل ۵/۸
والدہ غلام یٰسین صاحب دارالبرکات ۱۲/-
امۃ اللطیف صاحبہ بنت
بابو محمد بشیر صاحب دارالبرکات ۶/-
امۃ الحی صاحبہ " " ۶/-
محمد جمیل صاحب پسر " " ۶/-
محمد رفیق صاحب " " ۶/-
بابو امجد علی صاحب دارالبرکات شرقی ۱۱/۴
محمد یونس جان خاں صاحب
ڈاک مرخ ڈھیری " ۹۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/-
قاری غلام مجتبیٰ صاحب " ۱۱/-
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب " ۵/-
اہلیہ ماسٹر عبدالکریم صاحب " ۵/۱۰
مصلح الدین صاحب بنگالی دارالانوار ۵/۴
امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اہلیہ
ڈاکٹر محمد احمد صاحب دارالانوار ۶/-
سلیمہ خانم صاحبہ حلقہ مسجد مبارک ۱۰/-
مستری محمد الدین صاحب
معمار دارالفتوح ۳۱/-
میاں اللہ بخش خانصاحب دارالفتوح ۷/۲
اہلیہ صاحبہ فضل الدین صاحب
حلقہ مسجد فضل ۶/-
عزیزہ بیگم صاحبہ والدہ فضل محمد صاحب ۵/۸
حمیدہ بیگم صاحبہ " ۵/۱
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن
صاحب دارالشکر ۵/۱
رضیہ صاحبہ بنت غلام حسین صاحب " ۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۱۲
سراج المنیر صاحب دارالسعت ۴۰/-

مہر غلام محمد صاحب دارالرحم کوٹ بگہ ۵/۸
خورشید احمد صاحب پٹواری حلقہ ٹھوال ۳۱/-
پسران و دختران چوہدری
نتھے خانصاحب فی زرعی کورٹ ۲۵/۵
چوہدری محمد شفیع صاحب دیالگڑھ ۱۶/۴
" فقیر محمد صاحب لوہی ننگل ۵۰/-
" محمد حسین صاحب بھاگووال سیمنٹ ۲۱/-
سید احمد صاحب " " ۲۱/-
مبارکہ بی بی صاحبہ " " ۱۱/-
شہاب بی بی " " ۵/۲
خان عبدالحمید صاحب میاوزی نئی دہلی ۵۰/-
ملک جمال الدین صاحب ہمبڑ یاوی ۲۱/-
میاں محمد ابراہیم صاحب
ننگل شاہو سیالکوٹ ۵/۲
اہلیہ صاحبہ شیخ غلام جیلانی صاحب مقرر ۵/۴
" " چوہدری انور حسین صاحب " ۶/-
رشید و بیگم صاحبہ اجنالہ " ۵/۲
عمر الدین صاحب وہرہ وال امرتسر ۴۰/-
چوہدری محمد اقبال صاحب
انسپکٹر پولیس سول لائن لاہور ۲۲/-
چوہدری دین محمد صاحب ہانڈو لاہور ۵/۴
" غلام محمد صاحب " " ۵۱/-
بیگم مرزا مبارک احمد صاحب پٹی ۵/۸
چوہدری علم الدین صاحب چک ۲۹ ڈھٹہ ۲۵/-
والدہ مختار احمد صاحب " ۱۰/-
نواب بی بی صاحبہ اہلیہ علم الدین صاحب ۵/-
محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت خاں ۳۰/-
صاحبزادی صاحبہ آبادیشیخ پورہ ۵/۸
نور محمد صاحب چک ۵/۸ " ۵/۸
چوہدری محمود احمد صاحب چک چھور ۱۰/-
رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر
غلام قادر صاحب " ۱۰/-

امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ چک چھور شیخوپورہ ۱۱/
شاہد احمد صاحب پسر مسعود احمد صاحب " ۶/-
چوہدری نواب الدین صاحب
چک دھمیڑہ " ۱۵/-
عطاء الرحمٰن صاحب نسکانہ ۶/-
میاں تمر الدین صاحب گجرانوالہ ۵/۲
محمد نواز صاحب " ۵/۲
ہمشیرہ ملک محمد نذیر صاحب وزیر آباد ۱۰/-
چوہدری محمد علی صاحب اکال گڑھ ۵/۲
اہلیہ محمد شفیع صاحب گجی چک ۵/۱
امیر الدین صاحب چک ملے
اور کھانہ جھنگ ۱۰/-
مشتاق زہرہ صاحب چک ۳۳ گوجرہ ۶۱/-
سردار خانصاحب " ۱۱/-
میاں امام الدین صاحب تونگ گجرات ۶/۴
سکینہ بی بی صاحبہ تہال " ۶/-
حکیم سراج الدین صاحب شاد پل جوڑ ۹/۸
مہر فضل داد صاحب چھوکر خورد گجرات ۱۲/-
فضل احمد صاحب جسوکے " ۵/۱
زینب بی بی صاحبہ چوکنڈالی " ۶/۸
برکت علی صاحب کڑیانوالہ " ۲۵/-
رجہ خان بہادر صاحب موضع جہلم ۳۰/-
حوالدار ولایت خانصاحب " ۲۸/۴
خواجہ مظہر اللہ صاحب مردان ۱۰/۸
رفیع اللہ صاحب کپور " ۵۰/۸
جمعدار سید شوکت چوہدری
محمد حسین صاحب ڈاہ ۸۰/-
عبدالعزیز صاحب کورٹ انسپکٹر ۵/۲
چوہدری محمد اسماعیل صاحب
حسن پور ملتان ۷/-
میاں خان محمد صاحب کہروڑ پکا " ۲۱/-
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر
فرزند علی صاحب چک ۱۲۵ ۵/۲
والدہ صاحبہ " ۵/۲
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فرزند علی صاحب ۵/۴
محمد انور صاحب پسر " ۵/۲
محمد بی بی صاحبہ ہمشیرہ " ۷/-
سردار بی بی صاحبہ
۱۶۶ نہر مراد بہاولپور ۵/-
رشیم بی بی صاحبہ " ۵/-
سردار خانصاحب " ۱۰/-
اہلیہ " " ۱۰/-
مرحوم صاحب الدین صاحب " ۵/-

اہلیہ بھائی عبدالرحمٰن صاحب اوکاڑہ ۵/۱
والدہ ماشق محمد صاحب پاکپٹن ۵/-
شرافت احمد صاحب امام الدین صاحب " ۵/-
محمد لبارت الٰہی صاحب
چک ۴۹ شمالی نظامی ۶/-
فضل الٰہی صاحب زیرہ فیروزپور ۵/۴
شیخ محمود خانصاحب سکھوانہ " ۶/۴
صادقہ بیگم صاحبہ سرڈوعہ " ۸/-
صالحہ صاحبہ " " ۶/-
ام کلثوم صاحبہ " " ۷/-
حکیم محمد ایوب صاحب ننکانہ ۱۰/-
نواب بیگم والدہ اہلیہ عطاء محمد خانصاحب
پنشنر دوسوہہ ۵/-
مرزا غلام احمد صاحب گزٹ عہدیدار ۱۵/-
شیخ عطاء الٰہی صاحب جالندھر شہر ۱۲/-
غلام فاطمہ صاحبہ " ۵/۲
محمودہ بیگم صاحبہ بنگہ جالندھر ۵/-
جلال الدین صاحب " ۶/-
بابو خاں صاحب ۵/-
غلام رسول صاحب نور کھیوڑہ ۱۲/-
میاں نبی بخش کپاں کلاں جالندھر ۶/-
آمنہ صدیقہ بیگم صاحبہ " ۶/-
حیدر علی صاحب سرہالی " ۱۱/-
اہلیہ " " ۶/-
محمد منظور احمد صاحب نجمی ناچھی واڑہ ۴۰/۸
ظہور احمد شاہ صاحب " ۵/۴
اہلیہ ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ۵/۴
مسعودہ بیگم صاحبہ " ۵/۲
بابو فضل احمد صاحب سنور ۶۰/-
استانی رحمت صاحبہ " ۵/۴
حمیدہ بیگم صاحبہ " ۵/۴
شاہ محمد صاحب ۲۸۰۷ اخبار چوکی ۲۷/-
سپاہی عطاء اللہ صاحب ۲۷۶۸۲ " ۲۳/-
نائک محمد علی صاحب " ۳۵/-
سپاہی محمد اسماعیل صاحب ۲۷۰۹۹ " ۱۰/۸
لیس نائک فضل کریم صاحب ۲۶۶۵۸ " ۲۶/-
سپاہی محمد عبداللہ صاحب ۲۷۹۱۸ " ۱۶/-
مستری منشی خانصاحب
سوا کھی حصار ۳۶/-
چوہدری حمید اللہ خانصاحب دہلی ۱۰۰/-
اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
حیدرآباد دکن ۶/-
والدہ " " ۶/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتح محمد صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۲-۰
وزیر حسن صاحب۔ گواشاہ جہانپور ۲-۸
بشیر الدین اسماعیل صاحب اکبر پور ۸-۲۲
محمد اسمٰعیل صاحب " ۸-۲۲
زبیدہ بیگم صاحبہ مونگھیر ۴-۵
خورشید جہان بیگم صاحبہ
بیگو سرائے مونگھیر ۰-۱۱
حمید الدین صاحب بھوانی پور پوسٹ ۰-۱۷
محمد سلیم صاحب اشرف کلکتہ ۰-۱۲
احمد الدین صاحب ۴۰۴۶۳۵ بنگال ۰-۴۴
ایم۔ جے چراغ بی بی صاحبہ ساتان کولم ۰-۷
کپتان منظور احمد صاحب A-C E & S ۶۰/۰
صوبیدار میجر غلام نبی صاحب " ۳۳/۰
حوالدار خیر محمد صاحب " ۱۴۵/۰
حوالدار کلرک فتح محمد صاحب ۵۵ A.B. ۶۷/۴/۱۵
رحمت خانصاحب ۴۰۶۳۸ " ۲۱/۰
فرط علی محمد صاحب ۱۳۵۲۵ " ۲۳۰/۰
حوالدار عبدالرحمن صاحب ۱۰۵۲۰۵ پائیونیرس ۱۱۰/۰
کوارٹر ماسٹر حوالدار لال دین صاحب " ۸۰/۰
نائک ٹیلر محمد رفیق صاحب کھیانوی " ۶۴/۰
محمد اشرف صاحب تھمیانوی ۴- ۱۰۳/۱۸۱۰
اہلیہ صاحبہ " ۵۰/۰
نصرت خانم اہلیہ محمد عبداللہ صاحب
انجینئر ایبٹ آباد ۲۰/۰
ہدایت احمد صاحب ابن " " ۱۵/۰
چوہدری غلام حسین صاحب
چک چھور ۱۱۷ لائلپور ۱۱/۰
ملک ظہور الدین صاحب سیالکوٹ ۱۵/۰
اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/۰
محمد صادق صاحب بنگہ جالندھر ۵/۲
عبدالستار صاحب " " ۵/۲
شریف احمد صاحب کھاچوں " ۱۰/۲
رفیق احمد صاحب ۱۰/۲
اہلیہ صاحبہ ضیاء الدین صاحب پشاور ۲۵/۰
میمونہ بی بی صاحبہ " ۱۰/۰
میاں بشیر احمد صاحب
لوہرہ والہ گجرانوالہ ۱۰/۰
فاطمہ بیگم صاحبہ والدہ قمر النساء صاحبہ
دارالانوار قادیان ۱۰/۰
چوہدری غلام سرور صاحب
چک چھور ۱۱۷ شیخوپورہ ۶/۰
والدہ " " ۶/۰
ناصرہ بیگم اہلیہ عبدالحق صاحب دارالرحمت قادیان ۵/۰
باجرہ " اہلیہ عبدالغفور صاحب " ۵/۰

صفیہ سلطانہ بنت مرزا فضل بیگ صاحب
دارالرحمت قادیان ۵/۰
غلام محمد صاحب چک ۹۳ ریاست بہاولپور ۸/۰
فضل الدین صاحب " " ۱۰/۰
غلام حسین صاحب " " ۱۱/۰
شاہ محمد صاحب " " ۸/۰
علم الدین صاحب " " ۱۰/۰
فتح علی صاحب " " ۷/۰
چوہدری عبداللہ صاحب جھوک بہاولپور ۱۶/۰
عطاء اللہ صاحب " " ۱۱/۰
عبدالحمید صاحب " " ۱۱/۰
محمد حسین صاحب " " ۱۰/۴
" ولد محمد اسماعیل صاحب " ۸/۴
مرزا بشیر احمد بیگ صاحب
دفتر دعوۃ تبلیغ ۷۲/۰
مختار احمد صاحب متعلم فضل عمر ہوسٹل ۵/۸
محمد عبداللہ صاحب طالبعلم
واسد یونیورسٹی جامعہ احمدیہ ۱۰/۰
طاہرہ صالحہ صاحبہ بنت آغا
عبداللطیف صاحب دارالفضل ۱۰/۰
حفیظ صاحبہ اہلیہ کیپٹن محمد علی صاحب
دارالبرکات ۲۵/۰
اہلیہ راجہ ممتاز علی صاحب خلف مبارک ۲۰/۰
داؤد شریف احمد صاحب سیالکوٹی ۵/۱
محمد حسن ولد بشیر محمد صاحب
نگول گورداسپور ۵/۱
سبحان علی ولد علی بخش " ۵/۱
عائشہ بی بی صاحبہ دیال گڑھ گورداسپور ۶/۰
میاں عبدالکریم صاحب بن باجوہ سیالکوٹ ۱۰/۰
جمال الدین صاحب " ۵/۰
فضل الدین صاحب ۵/۰
ملک عنایت اللہ صاحب سمبڑیال ۱۰/۰
چوہدری کرم بخش صاحب بانڈہ لاہور ۵/۸
" کرامت اللہ صاحب زرنگ
منڈی شیخوپورہ ۱۰۶/
" بشیر احمد صاحب کرقو ۱۰۵/۰
شیخ چراغ الدین صاحب چک ۵۲/
محمد سلیم صاحب گوجرانوالہ ۱۰۰/۰
خواجہ نور الحق صاحب گوجرہ لائلپور ۵/۴
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری
محمد خانصاحب چک ۲۱۲ لائلپور ۵/۴
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری
محمد خانصاحب چک ۲۱۲ لائلپور ۵/۴

چوہدری غلام علی صاحب چک ۲۱۲
کھنڈوالی لائلپور ۱۰/۰
سکینہ اہلیہ غلام قادر صاحب " ۵/۴
چوہدری نواب خانصاحب
چک ۹۳ مرگودھا ۱۵/۰
مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر گجرات ۸۰۰/۰
فضل الدین صاحب گجرات شہر ۱۰/۰
زیب النساء بیگم صاحبہ دو الہیال ۲۵/۰
مغلانی صاحبہ " ۱۲/۰
مس غلام سرور صاحبہ خانپور بہاولپور ۵۰/۰
مبارک احمد صاحب لکھنؤ شہر ۱۲۵/۰
نذیر بیگم صاحبہ بنت غلام قادر صاحب اوکاڑہ ۲۶/
حسین بی بی صاحبہ سرٹوعہ ۵/۲
جنت بی بی صاحبہ ۵/۲
محمد حیات صاحب " ۵/۲
سید مبارک احمد صاحب ہوشیارپور شہر ۳۸/۰
میاں برکت علی صاحب لدھیانہ ۱۱/۰
محمد بخش صاحب ارائیں خانپور پٹیالہ ۵/۰
قادر بخش صاحب " " ۵/۰
فتح محمد صاحب " " ۵/۰
قطب الدین صاحب " " ۵/۰
اللہ بخش صاحب " " ۵/۰
اللہ بخش صاحب " " ۵/۰
الف دین صاحب " " ۵/۰
عبدالغنی صاحب " " ۵/۰
غلام حسین صاحب " " ۶/۰
محمد اسمٰعیل صاحب پسر لونا صاحب خانپور پٹیالہ ۵/۰
رانجہ عرف کرم الدین صاحب " ۵/۰
اللہ بخش صاحب ولد رکھا " ۵/۰
کیپٹن دوست محمد صاحب ابہار چوانڈی ۱۰۰/۰
چوہدری مبارک احمد صاحب سرسہ ۴۷/
نذیر احمد صاحب قریشی دہلی ۱۳۱/۰
سعیدہ بیگم صاحبہ " ۳۱/۰
امۃ الرشید اہلیہ خواجہ الحق صاحب ۱۵/۰
غلام احمد صاحب صوبہ ڈیرہ سندھ ۴/۲
امام الدین صاحب اجمیر نامیر ۱۱/۰
محمد علیم الدین صاحب لکھنؤ ۱۰۰/۰
منیر احمد صاحب امروہہ ۲۵/۰
خالد احمد صاحب بھٹی سی۔ پی ۷۱/۰
یٰسین شہاب احمد صاحب آرہ ۱۰/۰
شوکت احمد صاحب " ۶/۰
بسمای عبداللہ صاحب ۳۸۰۵۴ ۲۱۵ گیریژن کمپنی ۱۳/۰ P13P.

قمر علی صاحب سیمبلپور اڑیسہ ۶/۰
اہلیہ صاحبہ " موضع کان ۹/۰
شریف بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی
فیاض الدین صاحب گیرنگ ۵/۲
کیپٹن احمد محی الدین صاحب حیدرآباد دکن ۲۱۵/۰
عبدالمجید صاحب نومسلم متعلم " ۵/۰
۷۱۰ این ۷ے حفیظ احمد صاحب
سانان گلگم ۱۶/۰
حوالدار غلام رسول صاحب A.C. E. S. ۵۵/۰
حرمت بی بی صاحبہ اہلیہ جان محمد
صاحب موچی کھارہ ۵/۲
لانس نائک پیر محمد صاحب
بی کمپنی ۱۵/۱ پنجاب رجمنٹ ۳۱/۱۲
حوالدار کلرک عبدالمجید صاحب ۱۵۵/۱۲۸۵ P.O.
سعد اللہ صاحب نوسنگ لائک ۲۸/۰
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایران
از طرف لواحقین مرحومین ۳۶/۰
طاہر احمد صاحب ابن ڈاکٹر
لال الدین احمد صاحب کھپالو ۷/۲
رفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری
بشیر احمد صاحب درگاقوالی ۱۲/۰
نائک محمد افضل صاحب لاہور چھاؤنی ۷/۰
عائشہ بی بی صاحبہ فیض اللہ چک ۱۰/۰
انور سلطانہ صاحبہ " سیکرٹری لجنہ ۲۰/۸
ثریا بیگم صاحبہ " " ۵/۴
سراج اختر صاحبہ " " ۵/۲
فاطمہ بی بی صاحبہ " " ۵/۰
اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گجو چک ۵/۴
رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد صدیق صاحب پشاور ۱۱/
سید حمید شاہ صاحب موونگ ۵/۰
حافظ عزیز احمد صاحب
چنیوٹ دارالبرکات ۳۵/۰
. . . . . .
. . . . . .
شیخ رفیع الدین صاحب سرگودھا ۱۶/۰
عبدالکریم وجنت بی بی صاحبہ
والدین عبدالقدیر صاحب دارالرحمت ۱۱/۰
عطاء الرحمن صاحب راوی روڈ لاہور ۱۱/۰
شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی
مدرسہ احمدیہ
اعز اللہ صاحب احمدیہ ہوسٹل ۵/۸
رفیقہ بیگم صاحبہ دارالفتوح ۵/۲
امۃ اللطیف صاحبہ " ۵/۴

سلیمہ بیگم صاحبہ دارالرحمت ۱۵/۰
اہلیہ مستری محمد یعقوب صاحب " ۵/۰
بشریٰ صاحبہ " ۶/۱
چوہدری محمد یوسف صاحب
دفتر نشر و اشاعت قادیان ۴۵/۰
رائے علی اکبر صاحب آنبہ شیخوپورہ ۷۶/۰
رحمت بی بی صاحبہ ماڑی بچیاں
گورداسپور ۵/۴
امۃ النصیر صاحبہ دارالبرکات شرقی ۱۰/۰
کیپٹن محمد حیات صاحب قیصرانی
بحساب عزیز وقار رب ۱۲۴/۱۰
اہلیہ ملک محمد نذیر صاحب وزیرآباد ۱۰/۰
سپاہی محمود احمد صاحب
۲۴۰۲۴ ۱۴/۸
محمد صدیق صاحب ۲۴۱۲۴ " ۲۰/۰
امۃ الحکیم صاحبہ منٹگمری ۱۲/۰
چوہدری محمد جمیل صاحب
سول لائن لاہور ۱۹/۰
علم الدین صاحب مونگ گجرات ۶۱/۴
اسرار محمد ابرار محمد احسان
قصبہ راٹھ یو۔پی ۱۰/۰
سید عبدالمجید صاحب
سندھ ۳۷/۰
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ
عبدالرحیم صاحب دارالرحمت ۵/۴۰
فضل بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب
شاکر دارالبرکات ۵/۸
سلیمہ صاحبہ اہلیہ صوبیدار
محمد حسین صاحب دارالبرکات ۶/۰
ملک مظہور الدین صاحب
شاہدرہ ۵/۰
رحیم بخش صاحب شاہدرہ ۵/۰
والدہ سید فخر الاسلام صاحب
تاندلیانوالہ ۱۵/۰
سید محمود احمد صاحب ابن " ۲۵
احمد الدین صاحب شاہدیال
خورد گجرات ۶/۸
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن
عبدالحی صاحب پشاور ۵۱/۰
محمد صدیق صاحب کھٹوعہ جموں ۱۵/۰
خورشید بیگم صاحبہ اوکاڑہ منٹگمری ۷۵/۰
محمد مفسر الدین صاحب جالندھر ۵/۱
محمد ایوب صاحب " ۶/۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے بارھویں سال کی پانچہزاری فوج

جہاں بارھویں سال کی پانچ ہزاری فوج کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل کرے۔ کیونکہ اس سال یہاں ششماہی کا آخری دن ہے وہاں دفتر دوم کے سال دوم کے مجاہدوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور زمیندار احباب سے بھی عرض ہے۔ کہ فرمایا ہے زمیندار احباب کے لئے جون کے آخر تک مدت مقرر ہے۔ اگر وہ ہمت کریں تو اپنے وعدوں کو بہت سا حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس سال زمینداروں میں خشک کی وجہ سے بوجہ بہت سے ہیں۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ جس وقت اخلاص کو تباہی کے آثار نظر آتے ہیں تو قربانی کی روح بھی بہت بڑھ جایا کرتی ہے۔

پس زمیندار احباب بھی حتی الوسع کوشش کریں کہ دفتر اول کے وعدے یا دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے ۳۱ مئی تک ہو فیصدی مرکز میں داخل فرمائیں۔ فہرست یہ ہے

امام الدین صاحب سرمند	۵/
منشی خلیل الرحمن صاحب لوہاری	۴/۱
مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ	۸/
سید عنایت حسین صاحب دہلی	۵۳/
ایم عبدالحق صاحب	۲۰/ ۷
محمد یوسف صاحب چنٹ کیٹ دوہڑی	۱۶۲/
زکیہ خاتون صاحبہ اہلیہ	۶۲/
بچگان	۶/
محمد ابراہیم صاحب والد مرحوم	۶/
ولی محمد صاحب خسر	۶/
نادار رشتہ دار	۶/
عبدالرحمن صاحب کوٹ احمدیاں	۳/۸
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن	۲۴/
محمد اسمٰعیل صاحب پیر شاہ گ	۲۰/
مستری محمد حسین صاحب کانپور	۷/
لیس نانک محمد الدین صاحب لکھنؤ	۴۰/
کیپٹن محمد اسلم صاحب جھانسی	۶۰/
مراد بخش صاحب جھانسی چھاؤنی	۲۰/
لفٹیننٹ منظور الحسن صاحب ایم اے بنارس	۴۰/
بابو عبدالغفور صاحب معہ اہلیہ مرحومہ و موجودہ بچے پونہ	۵۲/
ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۴۶۵/
اہلیہ صاحبہ	۱۰۵/
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب	۱۶۰/
سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ معین الدین صاحب کیریانگ	۵/۸/
سید صمصام الدین احمد صاحب کوڈالی کیریانگ	۱۲/
فرزندان و دختران محمد عبداللہ صاحب ۱۳۸ حیدرآباد دکن	۹/
والدہ مرحومہ حبیب اللہ خانصاحب	۶/
اہلیہ صاحبہ	۶/

کل بانو بیگم صاحبہ اہلیہ حبیب اللہ خانصاحب ۱۳۸ حیدرآباد دکن	۶/
فرزندان و دختران	۶/
سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن	۲۶۵/
بیگم صاحبہ	۲۶۵/
سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	۱۱۲/
حاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب	۴۲۰/
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ شیر علی صاحب	۵۲/
سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے	۲۱۱/
بیگم صاحبہ	۱۰۵/
صالح محمد صاحب ابن	۱۷/۸
راشد محمد صاحب	۱۷/۸
سیٹھ فاضل الہ دین صاحب	۲۱۱/
بیگم صاحبہ	۱۲۶/
محمد صالح ابن	۱۸/
محمد واحد صاحب	۱۸/
مبارکہ بیگم صاحبہ بنت	۱۸/
خان بہادر نواب احمد نواز جنگ صاحب بہادر سکندرآباد دکن	۱۰۱۰/
سید شریف احمد صاحب منصوری ۱۲۷	۱۰/
محمد ابراہیم صاحب کولمبو	۵۰/
حبیب اللہ صاحب ۲۵/۱۰	۶/
سپاہی برکت علی صاحب ۱۹۲۲ء	۳۰/
لفٹننٹ محمد وقیع الزمان صاحب	۵۰۰/
۲۰/۱۰/ عدہ تھا حضور کا خطبہ پڑھ کر ۵۰۰ کی رقم ادا فرمائی۔ جزاکم اللہ	
سپاہی خوشی محمد صاحب ۳۵۸۳۶ ۲۱۵ ٹریننگ	۱۶/۴/
شیخ محمود احمد صاحب پانی فورس	۳۰/
منزل غلام احمد صاحب	۱۱۰/
غلام حیدر صاحب تلونڈی جھنگلاں	۱۵/

والد ماجد رفیض احمد خانصاحب پانی فورس	۳۵/
حوالدار کلرک جلال الدین صاحب	۱۱۱/
ڈاکٹر علی الدین صاحب مشاہد محمد امین صاحب والد کیپٹن	۱۱۰/
" مہتاب بی بی والدہ	۱۰/
" فیروز بیگم صاحبہ اہلیہ	۱۰۰/
" مختار احمد صاحب پسر	۱۳/
" رشیدہ بیگم صاحبہ دختر	۱۳/
" سعیدہ بیگم صاحبہ	۱۳/
" دلدار احمد صاحب پسر	۱۳/
" محمودہ بیگم صاحبہ دختر	۱۳/
" اقبال احمد صاحب پسر	۱۳/
" نعیمہ بیگم صاحبہ دختر	۱۳/
" افضال احمد صاحب پسر	۱۳/
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب مشہد ایران ۲۹	
سید عبدالرحمن صاحب امریکہ ۱۹۸۵/۱۲/	
اہلیہ صاحبہ "	۲۹۶/۵/
والدہ مرحومہ "	۲۹۶/۵
والد صاحب مرحوم "	۲۹۶/۵
چھ بچگان "	۸۰/ ۲۹۶/۵/
ہمشیرہ بی بی عزیز جیم بی وزارت تاوین	۸/
مائی کاکو صاحبہ "	۱۳/۸
امۃ الرفیق صاحبہ دارالفضل قادیان	۱۶/
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد زمان صاحب دارالرحمت	۵/
امۃ اللطیف سعادت احمد بھٹی مرور خانون صاحبہ بنت ماسٹر خلیل الرحمن صاحب دارالرحمت	۳/۴
والدہ صاحبہ نور الدین صاحب "	۵/
مریم صاحبہ اہلیہ دوست محمد خانصاحب قادیان	۵/۸
امۃ السبیع اہلیہ زادہ عبداللطیف صاحب "	۶/
اقبال بیگم اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم دارالعلوم قادیان	۱۶/

ڈاکٹر محمد خاں صاحب باندی سندھ	۱۵/
مرزا رحمت اللہ صاحب دارالفضل	۲۰/
چوہدری عبدالقیوم صاحب سرائے عالمگیر	۱۹/۴

حمیدیہ اہلیہ دین محمد صاحب دارالفتوح	۵/۸/
استانی نورالنساء صاحبہ دارالفضل	۵/۱/
دادہ چوہدری جلال الدین صاحب دارالرحمت قادیان	۶/
مسعودہ ہمشیرہ " "	۱۰/
فاطمہ اہلیہ محمد حفیظ صاحب دارالفضل	۵/
اہلیہ حکیم محمد عبدالجلیل صاحب شیخوپورہ	۱۰/
سید سعید احمد صاحب جامعہ احمدیہ	۵/۸

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنی قلم مبارک سے

اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ

الحمد یہ دنیا میں یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائے گی کہ تحریک جدید کے وہ مخلص مجاہد جو "دفتر اول کے پہلے دس سال" کا "چندہ تحریک جدید" سوفیصدی ادا فرما چکے ہیں ان کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی قلم سے اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ رقم فرما دیا ہے۔ جس کا بلاک بنوایا گیا ہے اور اب کوشش سالہ حساب لکھ کر مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر وہ مجاہد جو پورے دس سال ادا کر چکا ہے وہ اپنا سرٹیفکیٹ حاصل کر لے۔

چونکہ سرٹیفکیٹ نہایت عمدہ اور بہترین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ جو نوٹ کی طرح فریم میں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ بذریعہ ڈاک ارسال کرنے میں شکن پڑنے اور خراب ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے احباب کرام "دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" میں خود تشریف لا کر حاصل فرمائیں۔ اگر کوئی دوست خود نہ تشریف لا سکتے ہوں تو جس دوست کو وہ اپنی دستخطی تحریر دے دیں گے اس کے حوالہ ان کا سرٹیفکیٹ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ قادیان کے احباب ظہر کے بعد شام تک لے سکتے ہیں۔

(۲) نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دفتر اول کے جو مجاہد انیس ۱۹ سال تک مالی جہاد کرتے چلے جائیں گے ان کو ایک انیسی ۱۹ سالہ سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ پس ہر مجاہد انیس سال تک تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے کا پختہ ارادہ کرے۔

(۳) اسی طرح وہ جنہوں نے دس سال پورے نہیں کئے۔ ایک دو سال خالی ہیں۔ یا بعض سالوں کا کچھ بقایا ہے۔ ان کے خالی سالوں کا چندہ یا بقایا وصول ہونے پر ان کو بھی سرٹیفکیٹ دیا جا سکے گا۔ پس اپنے سال پورے کرنے کی کوشش کریں۔ دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید ان کے حسابات سے اطلاع دے رہا ہے۔ والسلام

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ مستری محمد الدین صاحب ۵/۳
سعیدہ بیگم اہلیہ ابوالفضل محمود صاحب دارالرحمت ۱۱/-
سلمہ بیگم اہلیہ مولوی چراغ الدین صاحب ۶/۰
چراغ بی بی صاحبہ والدہ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین دارالرحمت ۱۲/-
سردار بیگم اہلیہ بابو حسان نبی صاحب ۱۲/-
محمد جان بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اشرف صاحب مسجد فضل ۸/۸/-
صابرہ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد صاحب مسجد اقصیٰ ۶/-
مائی عمراں صاحبہ دارالرحمت ۶/۸
آمنہ بیگم صاحبہ بنت موذن
نور الدین صاحب دارالفضل ۱۰/-
عائشہ صاحبہ اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ مسجد مبارک ۵/-
خیر النساء صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی دارالبرکات ۶/۱۲
عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب چغتائی دارالفضل ۳۶/-
اہلیہ صاحبہ علم الدین صاحب قادرآباد ۵/۱۲
رانی اہلیہ صاحبہ حافظ ابراہیم صاحب دارالفضل ۶/-
نیاز بی بی بنت سید علی محمد صاحب مسجد فضل ۱۰/۸
اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم دارالبرکات ۵/۸
رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا یعقوب بیگ صاحب دارالرحمت ۶/۴
زینب بیگم اہلیہ شیخ عبدالرحمن صاحب ۱۱/-
اہلیہ ماسٹر مولا بخش صاحب دارالفتوح ۱۲/-
اہلیہ مستری محمد لطیف صاحب ۹/-
والدہ ماسٹر نذیر خانصاحب ۹/۸
اہلیہ میر وارحسین اور میر مسجد فضل ۱۲/۱۲
حفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عطاء اللہ صاحب دارالبرکات ۶/۴
اہلیہ مرزا عبدالغنی صاحب ۶/۴
" مستری عبدالحمید صاحب ۶/۴
والدہ مولوی جمال الدین صاحب شمس دارالرحمت ۵/-
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حشمت اللہ خلف دارالعلوم ۵/۸
اہلیہ مستری نظام الدین صاحب مسجد فضل ۶/۴
" ملک حسن محمد صاحب مسجد مبارک ۸/۴
" مدد خانصاحب مرحوم ۱۲/۲
امام الدین صاحب شریف آباد سندھ ۷/-

رحمت علی شاہ صاحب شریف آباد سندھ ۶/-
بشیر احمد صاحب بیجو پور سہارنپور ۸/-
بابا بدایت اللہ صاحب ویلکن سعنور ۵/۶
عطا محمد صاحب ممبر دربار بہاولپور ۲۴/-
ملک فتح محمد صاحب سلور سمتھ قادیان ۸/۸
غلام رسول صاحب داعیوالسیداں ۱۰/۸
شیخ اللہ بخش صاحب مراد مسجد فضل ۱۲/۸
صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ ۲۰/۵
بابو محمد منیر صاحب مع اہلیہ صاحبہ مراد ۱۴/۴
اہلیہ عبدالکریم صاحب ڈاک دارالرحمت ۱۲/-
چوہدری عنایت اللہ صاحب
بہاول پور سیالکوٹ ۹/-
عزیزہ بیگم اہلیہ صاحبہ " ۱۹/-
مبارکہ بیگم والدہ مرحومہ " ۴۸/-
امۃ الحفیظ صاحبہ بنت " ۱۹/-
امۃ القیوم صاحبہ " " ۱۴/-
امۃ السلیم صاحبہ " " ۱۴/-
رشیدہ و بیگم ہمشیرہ صاحبہ " ۵۴/-
کیپٹن محمد احمد صاحب پسر " ۵۶/-
نصرت افزا بیگم صاحبہ اہلیہ " ۱۶/-
علی بشیر صاحب ماچھی واڑہ ۸/۶
عبدالرحیم صاحب " " ۸/۲
ملک صفدر علی صاحب بمبئی ۳۵/-
محمد خانصاحب واڈہ سندھ ۱۲/۱۲
ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب کرنا پورہ ۱۰۵/-
شیخ فضل کریم صاحب اکال گڑھ ۱۵/-
مولوی عمدالدین صاحب لونگ ۱۰/-
احمد الدین صاحب موذن دارالبرکات غربی ۵/۱۲
محمد حسین صاحب " " ۵/۱۲
خدا بخش صاحب ادرحماں ۱۲/-
محمد یونس صاحب مسجد مبارک ۸/-
شیخ میاں بخش صاحب لالہ موسیٰ ۲۱/-
کیپٹن محمد حیات صاحب فیصل آباد سندھ ۴۲۶/-
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ۴۷۵/-
رشیدہ اہلیہ عبدالحق صاحب جالندھر ۸/-
حوالدار کلرک عبدالقدیر صاحب دارالرحمت ۱۵۳/-
حکیم محمد الدین صاحب دیہاتی مبلغ ۱۵/-
شیخ نور الدین صاحب تاجر دارالفتوح ۶۰/-
والدہ صاحبہ مستری محمد لطیف صاحب ۶/۲
اہلیہ صاحبہ صوفی غلام محمد صاحب دارالرحمت ۴۱/-
برکت بی بی اہلیہ شیخ محمد کریم صاحب ۵/۱۲
بابو عزیز الدین صاحب لطیفوال ۱۸/-
چوہدری فضل خانصاحب
کھوکھر گورداسپور ۱۱/-
چوہدری نادر علی صاحب کھوکھر گورداسپور ۱۱/-
" نور خانصاحب " ۸/-
اہلیہ محمد مسعود احمد صاحب دارالرحمت ۵/۱۲
پیر عبدالحمید صاحب " ۲۵/-
چوہدری علم الدین صاحب بھینی سپوال ۵/۸
" محمد الدین صاحب آنبہ ۵۲/-
" مستانی حضرت نبی کریم صلعم ۱۲/-
چوہدری میر محمد صاحب آنبہ ۱۲/-
بابو احمد اللہ صاحب دارالعلوم ۱۰/۸
حمیدہ بیگم صاحبہ بنت اکبر علی صاحب ۳۱/-
محمدہ ثروت انعام اللہ صاحب ۸/-
اہلیہ چوہدری دوست محمد خانصاحب
ایم۔ اے جالندھر ۱۰/-
ایم زید دین صاحب پنگا ڈی مالابار ۶۵۵/-
اہلیہ صاحب " " ۴۵/-
محمد عیسیٰ جان صاحب دارالبرکات شرقی ۵۰/-
عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۱۰/-
کیپٹن اقبال احمد صاحب شمیم ۶۵۱/۵/۷۰۸
سید فخر الاسلام صاحب امور سیر تاندیاں والہ ۵۰/-
ماجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب ۱۰/-
سید محمد یوسف صاحب بمبئی ۲۴/-
سید فضل شاہ صاحب " ۶/۸
سید محمد شفیع صاحب " ۸/۴
منشی غلام محمد صاحب سعد اللہ پور ۱۱/-
صوفی رحمت اللہ صاحب دیپ کراں ۱۲/-
چوہدری نذیر حسین صاحب دوحم ۲۹/-
میاں اللہ لوک صاحب تاور چودھانہ ۶/۸

داؤد احمد پسر " " ۱۶/-
چوہدری محفوظ الرحمن صاحب واقف تحریک جدید ۱۹/-
حکمان مہار محمد دلاور خانصاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۶۵/-
بیگم صاحبہ " " ۳۳۰/-
محمد اکرام الحق صاحب بھاگلپور ۱۰/-
ام اسمٰعیل صاحبہ سرائے فورنگ ۶/-
خلیفہ عبدالرحمن صاحب بارمولا ۲۲/-
فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبداللطیف صاحب دارالعلوم ۲۵/-
خدا یار صاحب پٹواری چک ۹۸ شمالی ۷/۱۶
حفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عظیم صاحب دارالرحمت ۵/۷
فاطمہ صاحبہ اہلیہ مالو نور احمد صاحب چغتائی دارالرحمت ۷/۴
ایس ایم جمال الدین صاحب نیگمبو سیلون ۳۵/-

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

دوست تحریک جدید کے اپنے وعدے ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش کریں

فرمایا "میں آج جماعت کو پھر ایک دفعہ تحریک جدید کے چندوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں نئے سال کی تحریک پر چھ ماہ کے قریب گذر گئے ہیں (۳۱ مئی ۱۹۴۶ء کو چھ ماہ پورے ہو جائیں گے) گویا وعدوں کی تاریخ کے لحاظ سے میعاد میں سے صرف چھ ماہ باقی ہیں اور پہلے چھ ماہ ہی درحقیقت زیادہ زور کے ساتھ کام کے مہینے ہوتے ہیں۔ چونکہ وعدہ کی غرض اسے جلد سے جلد پورا کرنا ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے چھ ماہ میں کم سے کم وعدوں کا ساٹھ پینسٹھ فی صدی ادا ہو جانا چاہئے پس میں پچھلے سالوں میں بھی دوستوں کو یہ تحریک کرتا رہا ہوں کہ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش کریں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بالکل واضح ہے۔ سراحمدی جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہے۔ خواہ اس نے دفتر اول کے بارھویں سال کا وعدہ کیا ہو یا دفتر دوم کے سال دوم کے جہاد میں شمولیت کی سعادت کا فخر رکھتا ہے اسے اب اپنے اوپر ذاتی طور پر مرکز کی تنگی ڈال کو بھی اپنے وعدہ ۳۱ مئی ۱۹۴۶ء تک ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ خدا وحدہ لاشریک کا پیارا رسول بشارت دے رہا ہے کہ اے خدا کے بہادر سپاہیو! آؤ! اور اپنے وعدوں کو پہلے چھ ماہ کے اندر اندر ادا کر کے خدا کی رضا حاصل کرو۔ اس لئے آپ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کریں کہ ۳۱ مئی کا دن آنے سے قبل آپ مرکز میں اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

فضل عمر
فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان